اداریہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

"دائرۃ المعارف مذاہبِ امریکہ" (The Encyclopaedia Of American Religions) کے مؤلف ریورنڈ جے - گورڈن - میَل ٹن نے امریکیوں کے بارے میں کہا ہے کہ "ہم، غالباً کرۂ ارض پر سب سے زیادہ مذہبی اور رنگا رنگی کی حد تک مذہبی لوگ ہیں۔" ریاست ہائے متحدہ امریکہ کی مذہبی بوقلمونی کی بنیادیں اس دور میں پڑی تھیں جب یورپ کے مختلف خطّوں سے لوگ اُٹھ اُٹھ کر "نئی دُنیا" میں پہنچ رہے تھے۔ ان میں وہ لوگ بھی شامل تھے جنہیں اکثریتی مذہبی نقطۂ نظر رکھنے والے اپنے اپنے معاشروں میں پسند نہ کرتے تھے اور وہ بھی تھے جو بعض دوسری سماجی وجوہ کے تحت اپنے وطن میں رہ نہ سکتے تھے۔ سترہویں صدی میں آج کے ریاست ہائے متحدہ امریکہ کی آبادیوں میں اینگلیکن، کیتھولک، لوتھرن، ڈچ ریفارمڈ، پیورٹن کویکرز اور نہ جانے کون کون سے گروہ موجود تھے۔ اس پر مستزاد وہ مذہبی گروہ ہیں جو مذکورہ گروہوں کی داخلی توڑ پھوڑ سے وجود میں آئے یا جنہیں ریاست ہائے متحدہ امریکہ کی معاشرت و سیاست نے جنم دیا۔ کسی فرانسیسی ستم ظریف نے بطور طنز کہا تھا کہ "ریاست ہائے امریکہ کے ۳۲ مذاہب ہیں مگر چٹنی ایک ہے۔" ۱۹۷۸ء میں جب ریورنڈ میَل ٹن نے دائرۃ المعارف شائع کیا تو کوئی ۱۸۷،۱ فرقوں کے بارے میں معلومات جمع کیں۔

ان ۱۸۷،۱ فرقوں یا مذہبی گروہوں میں ایک اچھی خاصی تعداد اُن کی ہے جو مادّی وسائل کے مالک ہیں اور اپنے "طرزِ مسیحیت" کو نہ صرف ریاست ہائے متحدہ امریکہ بلکہ دُنیا بھر میں پھیلانا چاہتے ہیں۔ امریکی شہروں میں، جن کے بارے میں "مادّیت زدگی" کا تأثر عام ہے، ہفتہ اور اتوار کو ایسے لوگ آج بھی ملتے ہیں جو چوراہوں میں کھڑے بائبل یا اپنے نقطۂ نظر کی تلقین کرتے ہیں۔ ان لوگوں کے بارے میں لطائف بھی عام ہیں اور اکثر لوگ اُن سے بات کیے یا لٹریچر لیے بغیر اپنے راستے پر چلتے رہتے ہیں، مگر ان کے طرزِ تبشیر میں تبدیلی نہیں آتی۔ یہ لوگ سماجی خدمات میں بھی پیش پیش ہیں۔ اسی طرزِ تبشیر اور سماجی خدمات کے راستے لوگوں تک رسائی حاصل کرنے کے ڈھنگ سے بعض امریکی مذہبی تنظیمیں اور ادارے مسلم ممالک میں کوشاں ہیں۔ جب دُنیا میں یورپ کا طوطی بولتا تھا، اُس وقت بھی یورپی تبشیری تنظیموں کے ساتھ ساتھ امریکی ایوینجلسٹ نمایاں تھے، اور آج جب یورپ کے مالی و مادّی وسائل پہلے جیسے نہیں رہے اور دولت کے چشمے "نئی دُنیا" میں اُبل رہے ہیں تو امریکی تبشیری

سرگرمیوں میں کچھ اضافہ ہی ہوا ہے۔

امریکی تبشیری اداروں کی تاریخ اور کارکردگی اُن کی رپورٹوں اور تبشیری مطبوعات سے سامنے آتی رہتی ہے اور اس پر انحصار کرتے ہوئے "عالمِ اسلام اور عیسائیت" میں تجزیے شامل ہوتے ہیں، مگر ہماری خواہش تھی کہ تبشیری تحریک کو نسبتاً قریب سے دیکھا جائے اور اگر ممکن ہو تو عالمِ اسلام میں ایک طویل عرصے سے کام کرنے والی کسی تنظیم یا مذہبی گروہ کا بطور ماڈل جائزہ لیا جائے۔ راقم الحروف ان دنوں ریاست ہائے متحدہ امریکہ کی قدیم ترین جامعات میں سے ایک "یونیورسٹی آف پنسلوینیا" (فلاڈلفیا) سے وابستہ ہے۔ فلاڈلفیا اور پنسلوینیا کے دوسرے شہروں سے متعدد مبشّرین نے شمالی ہند اور پنجاب میں تبشیری کام کیا ہے لاہور کا ایف۔ سی (فورمن کرسچن) کالج اور راولپنڈی کا گورڈن کالج ان ہی لوگوں نے اپنے متقدّمین کے نام پر قائم کیے تھے۔ فلاڈلفیا میں اُن کا ریکارڈ محفوظ ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ نے توفیق دی تو اِس سے استفادے کے نتائج "عالمِ اسلام اور عیسائیت" کے صفحات میں پیش کیے جا سکیں گے۔